ہمیں بھی موقع دیا کہ ہم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گئے۔ وہاں صورتِ حال یہ تھی کہ برطانوی پولیس کے ایک درجن سے زائد افراد وہاں موجود تھے اور ان کا انسپکٹر سول ڈریس میں ایک طرف گریٹ سکین بنا کھڑا تھا جب ہم میٹنگ ہال میں داخل ہونے لگے تو پولیس نے ہمیں روک لیا ہم نے اپنے موقف کو مضبوطی سے ان کے سامنے رکھا کہ جب میٹنگ اوپن ہے تو پھر ہمیں جانے سے کیوں روکا جا رہا ہے۔ یہ بات ان کی عقل میں آگئی اور ہم اندر چلے گئے۔

دوسرا واقعہ ہڈرس فیلڈ میں ہماری ختم نبوت کانفرنس کا ہے کہ ہماری جماعت کے لوکل کنوینر خالد مسعود گیلانی کو پولیس نے فون کیا اور باقاعدہ پولیس کے دو نمائندے ہمارے میٹنگ ہال میں آئے اور انہوں نے بڑے سیریس موڈ میں ان سے پوچھا کہ سنا ہے تم لوگ یہاں حکومتِ برطانیہ کے خلاف جلوس نکال کر کوئی ہلڑ باز کرنا چاہتے ہو۔ سید خالد مسعود نے ان کی خوب تسلی کرائی کہ ہمارا تو مشن ہی صرف تبلیغ ختم نبوت ہے برطانیہ کے سیاسی نشیب و فراز سے ہمارا کوئی تعلق نہیں وہ تو چلے گئے جب ہم نے تحقیق کے لئے مقامی ساتھیوں سے گزارش کی تو عقدہ یہ کھلا کہ ہڈرس فیلڈ کے مرزائیوں نے فون کئے اور درخواست دے کر پولیس کو ہمارے خلاف اکسایا۔ بعد میں پولیس نے ہمارے تبلیغی عمل میں مداخلت پر بھرپور معذرت کی۔ اس ساری گفتگو کا حاصل و مقصد یہ ہے کہ غلام احمد نے جہاں سے ابتداء کی تھی مرزائی آج بھی اسی جگہ کھڑا ہے کہ

۱۔ ہر حکمران کی ٹی سی کی جائے اور اپنے مفادات کا تحفظ کیا جائے۔

۲۔ اور مخالفین کو پریشان کر کے مرعوب کیا جائے۔

پاکستان کے اربابِ اختیار سول اور اعلیٰ فوجی افسر، پولیس، سیاست دان اور لبرل مسلمان ہوش کی آنکھ کھولیں اور ہم خدام ختم نبوت کے راستہ میں رکاوٹ کھڑی نہ کریں۔ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کے اعلانِ عام کے باوجود بہت سے سرکاری ملازمین ہمارے مقابلہ میں مرزائیوں کی کھلم کھلا حمایت کرتے ہیں انہیں مظلوم کہتے ہیں اور ہم پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے ہرگز نہیں شرماتے۔ سیاستدان اور لبرلز ان سے گھل مل کے رہتے ہیں رشتے ناطے کرتے اور ووٹوں کی بھیک مانگتے ہیں۔ یہی مرزائیوں کی کامیابی ہے۔ غلام احمد کی جعلی قادیانی نبوت کی ظاہری کامیابی کا راز بھی یہی ہے جو مرزا طاہر کی بزدل مکار مکروہ اور جعلی خلافت کی ظاہری کامیابی کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔